السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(ایک راوی پر اگر اسماء رجال کی کتابوں میں توثیق پر اختلاف ہو تو ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ اس راوی کی کیا حالت ہے؟ (فتاوی المدینہ : :46

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ چیز ہم "مصطلح الحدیث" کے قانون سے پہچانیں گے۔ مثلاً بہت ساری علمی اور اصولی قواعد ہیں۔

1۔ "من حفظ حجة علی من لم یحفظ" کہ جس کو ایک چیز یاد ہے یہ اس پر حجت ہے کہ جیسے یاد نہیں ہے۔

2۔ "ومن علم حجة علی من لم یعلم" جس کو ایک چیز معلوم ہے یہ اس پر حجت ہے کہ جس کو معلوم نہیں ہے کہ ایک نے ایک شخص کے ثقہ ہونے کو ثابت کیا۔ دوسرے نے ثابت نہیں کیا تو اس کا مطلب ہے کہ دوسرے کو ایک چیز معلوم ہے کہ جو پہلے والے کو معلوم نہیں ہے۔

3۔ جرح مقدم ہے تعدیل پر لیکن یہ اصول مطلق نہیں ہے بلکہ علت کے بیان کرنے کے ساتھ ہے لیکن یہ بھی مطلق طور پر نہیں کیونکہ بسا اوقات وہ علت بیان کرتا ہے لیکن وہ علت قادمہ نہیں ہوتی تو ہم کہیں گے کہ ایسی علت بیان کرے کہ جو قادصہ ہو۔

تو علمی قواعد کی طرف رجوع سے ایک طالب علم جان سکتا ہے اور وہ ہر ایک کے تراجم دیکھ کر خلاصہ نکال سکتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ البانیہ](#)

[رواۃ کے حالات کی پہچان](#) صفحہ :285

محدث فتویٰ